السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

جو شخص فرض حج ادا کرچکا ہو اور وہ دوسری بار بھی کرسکتا ہو تو اس کے لئے کیا یہ جائز ہے کہ دوسری بار حج کرنے کے بجائے حج پر خرچ ہونے والی رقم افغانستان کے مسلمان مجاہدین کو دے دے کیونکہ دوسری بار حج کرنا نفل ہے جب کہ جہاد کے لئے خرچ کرنا فرض ہے، براہ کرم رہنمائی فرمائیں۔۔

جزاکم اللہ عن المسلمین خیرا الجزاء

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

جو شخص فرض حج ادا کرچکا ہو اس کے لئے افضل یہ ہے کہ وہ حج پر خرچ ہونے والی رقم اللہ تعالی کی راہ میں جہاد کرنے والے مجاہدین کو دے دے۔ مثلا افغان مجاہدین یا افغانستان کے وہ مہاجرین جو پاکستان میں پناہ گزیں ہیں کیونکہ نبی کریم ﷺ سے پوچھا گیا تھا کہ کون سا عمل افضل ہے؟ تو آپؐ نے فرمایا ''اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لانا۔'' سائل نے پوچھا کے اس کے بعد کون سا عمل افضل ہے؟ تو آپؐ نے فرمایا ''جہاد فی سبیل اللہ'' سائل نے پوچھا کے پھر اس کے بعد؟ تو آپؐ نے فرمایا ''حج مبرور'' (متفق علیہ) تو اس حدیث میں آپؐ نے حج کو جہاد کے بعد ذکر فرمایا اور جہاد یہاں حج سے مراد نفلی حج ہے کیونکہ فرض حج تو اسلام کا رکن ہے جب کہ اس کی استطاعت ہو اور صحیحین میں ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ ''جس نے کسی غازی کو تیار کیا اس نے بھی جہاد کیا اور جس نے خیر و بھلائی کے ساتھ اس کے اہل خانہ کا خیال رکھا تو اس نے بھی جہاد کیا۔'' بلاشک وشبہ افغان مجاہدین اور ان جیسے دیگر مجاہدین فی سبیل اللہ اپنے بھائیوں کی طرف سے مادی امداد کے شدید محتاج ہیں اور مذکورہ بالا دونوں احادیث کے پیش نظر مجاہدین پر خرچ کرنا نفل حج پر خرچ کرنے سے افضل ہے۔ وباللہ التوفیق!

[مقالات وفتاویٰ ابن باز]

صفحہ **296**

محدث فتویٰ